قرآن پاک

کی اہمیت

16-May-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جِبریل (عَلَیْہِ السَّلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رَبِّ کریم فرماتا ہے: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمَّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس رحمتیں نازل کروں اور آپ کی اُمَّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔ (مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۱/۱۸۹، حدیث: ۹۲۸ ملتقطا) حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”رَبّ (کریم) کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذریعۂ ملائکہ (فرشتوں کے ذریعے) اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مُصیبتوں سے سلامت رکھنا۔“ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان المبارک کا رحمتوں بھرا مہینہ ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مُبارک مہینے میں کئی عاشقانِ رسول اسلامی بہنیں نماز، روزہ، تراویح وغیرہ میں مشغول ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ایک تعداد ہے جو اس مہینے میں تلاوتِ قرآنِ پاک کی سعادتیں پاتی ہے۔ ماہِ رمضان کو قرآنِ پاک سے ایک خاص (unique) نسبت حاصل ہے، یہی وہ مہینہ ہے جس کی شبِ قدر میں قرآنِ پاک لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف نازل کیا گیا۔ (صراط الجنان، ۱۰/۴۷۷) یقیناً قُرآنِ پاک ہمارے لیے اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، تمام آسمانی کتابوں میں اس کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ قرآنِ پاک روشن نُور اور واضح حق ہے۔ اس کی بلاغت بھی بے مثال ہے اور اس کی فصاحت بھی بے مثال ہے۔ اللہ کریم نے قرآنِ پاک ساری مخلوق کے سردار، دونوں جہانوں

کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا۔ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ آج ہم اس کی اہمیت، اس کے فضائل وفوائد اور بزرگانِ دِین کے قرآنِ کریم سے محبت کے واقعات کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے مدنی پھول سننے کی سَعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے قُرآنِ کریم سے متعلق ایک زبردست حکایت سنتی ہیں:

ماں بیٹوں کی تلاوت کا معمول

حضرت علی بن صالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اور حضرت حسن بن صالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ یہ دونوں بھائی تھے۔ ان کے گھر میں روزانہ رات میں ایک ختمِ قرآن کیا جاتا۔ قرآنِ پاک کا ایک تہائی حصہ حضرت علی بن صالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ تلاوت کرتے، دوسرا تہائی حصہ ان کے بھائی حضرت حسن بن صالح تلاوت کرتے، جبکہ تیسرا اور آخری حصہ ان کی والدہ تلاوت کرتی تھیں۔ یوں ان کے گھر میں روزانہ ایک ختمِ قرآن کی ترکیب ہوتی۔ کچھ عرصہ بعد ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد یہ دونوں مل کر نصف نصف قرآن تلاوت کرتے اور ختمِ قرآن کرتے تھے۔ پھر حضرت علی بن صالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا بھی انتقال ہو گیا تو حضرت حسن بن صالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ہر رات اکیلے مکمل ختمِ قرآن فرماتے۔

ایک شخص جو حضرت علی بن صالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے انتقال کی رات ان کے پاس تھے وہ کہتے ہیں کہ جس رات حضرت علی بن صالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا انتقال ہوا تھا، انہوں نے مجھے کہا: بھائی! مجھے پانی پلانا۔ وہ شخص کہتے ہیں کہ اس وقت میں نماز میں مشغول تھا، سلام پھیر کر میں نے پانی بھرا اور ان کے پاس لے کر گیا اور کہا: پانی حاضر ہے، پی لیجئے۔ تو حضرت علی بن صالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کہنے لگے: میں نے ابھی پانی

پی لیا ہے۔ میں نے حیران ہو کر کہا: آپ کو کس نے پانی پلایا؟ حالانکہ کمرے میں تو میرے اور آپ کے سوا کوئی تیسرا تو ہے ہی نہیں! یہ سن کر حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمانے لگے: اللہ پاک کی رحمت سے ابھی ابھی حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام پانی لے کر آئے اور انہوں نے مجھے سیراب کیا۔ اور مجھے یہ بھی فرمایا: انبیا، صدیقین، شہدا، اور صالحین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ پاک نے انعام فرمایا ہے اور سنو! تم، تمہارا بھائی اور تمہارے والد بھی انہی لوگوں میں سے ہیں جن پر اللہ کریم کا انعام ہے، حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ کہا اور ان کی روح پرواز کر گئی۔ (صفة الصفوة، الجزء الثالث، ۲/۱۰۰ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگانِ دین قرآنِ کریم کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھے، اسی لئے ہمیشہ اس سے تعلق بنائے رکھتے، اس کی تلاوت کرتے رہتے اور زیادہ سے زیادہ ختم قرآن کی کوششوں میں رہتے تھے۔ اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآن سے مزین رکھتے تھے جیسا کہ ابھی آپ نے سنا کہ حضرت علی، حضرت حسن اور ان کی والدہ روزانہ اپنے گھر میں پورا قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے، آپ نے یہ بھی سنا کہ انہیں انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہونے کی خوش خبری (Glad tidings) سنائی گئی، اے کاش! ہم بھی اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآن کرکے روشن کریں، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھروں کو تلاوت قرآن کرکے اور نمازیں پڑھ کر آباد کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں عبادت کیا کرو) اور شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں "سورۂ بقرہ" کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ

المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ۔۔۔الخ، ص ۳۰۶، الحدیث: ۱۸۲۴)

اسی طرح آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے دن کے وقت اپنے گھر میں ”سورۂ بقرہ“ کی تلاوت کی تو تین دن تک شیطان اس کے گھر کے قریب نہیں آئے گا اور جس نے رات کے وقت اپنے گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی تو تین راتیں اس گھر میں شیطان داخل نہ ہو گا۔(شعب الایمان، التاسع من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر سورۃ البقرۃ۔۔۔ الخ، ۲/۴۵۳، الحدیث:۲۳۷۸)

مگر افسوس آج ہمارے گھروں کا کیا حال ہے؟ آج ہمارے گھروں میں تلاوت قرآن کی آواز نہیں آتی مگر گانوں کی آوازیں آتی ہیں، نمازیں تو نہیں پڑھی جاتی مگر فلمیں ڈرامے ضرور دیکھے جاتے ہیں، مدنی درس تو نہیں ہوتا مگر لڑائی جھگڑے، اللہ پاک کی نافرمانی ضرور ہوتی ہے، آیئے ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں، تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، اللہ پاک کی بارگاہ میں جھک جائیں، اپنے رب کو راضی کر لیں ،ورنہ یاد رکھئے! اگر ہم نے رب کو راضی نہ کیا، نمازیں نہ پڑھیں، تلاوتِ قرآن نہ کی تو ہم دُنیا وآخرت میں برباد ہو سکتی ہیں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: گھر کی آبادی انسان وسامان سے ہوتی ہے، دل کی آبادی قرآن سے ہوتی ہے، باطن یعنی روح کی آبادی ایمان سے ہوتی ہے تو جسے قرآن بالکل یاد نہ ہو یا یاد تو ہو مگر کبھی اس کی تلاوت نہ کرے یا اس کے خلاف عمل کرے اس کا دل ایسے ہی ویران ہے جیسے انسان وسامان سے خالی گھر ویران ہوتا ہے۔(مراۃ المناجیح، ۳/۲۳۷ بتغیر)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہمارے لیے بہتر یہی ہے کہ ہم بھی قرآنِ کریم کی اہمیت کو سمجھیں، اس کی عظمت اور افادیت کو سمجھیں اور اس سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔ ایک مسلمان

کا سب سے زیادہ مضبوط تعلق (Connection) قرآنِ پاک سے ہی ہونا چاہیے۔☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب** ہے جس میں دنیا جہاں کے تمام مسائل کا حل مَوجُود ہے۔☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جو ہمیں نیکیوں کی طرف ابھارتی ہے، ☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جو ہمیں اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول کا حکم دیتی ہے۔☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس کو پڑھنا عبادت ہے۔☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس کو دیکھنا عبادت ہے۔☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس کی تعلیمات پر عمل کرنا بھی عبادت ہے۔☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس میں ہمارے لیے دینی، دنیاوی، معاشی، سماجی، معاشرتی، اخلاقی اَلْغَرَض! تمام پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔☆ حق اور سچ کیا ہے؟ یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے، ☆ سیدھا اور روشن راستہ کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآنِ پاک بتاتا ہے۔☆ زندگی کیسے احسن (Better) ہو سکتی ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے، ☆ آخرت کیسے بہتر ہو سکتی ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔☆ اچھے اخلاق کون سے ہیں یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے ☆ بہترین رزق کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔☆ حکمت و دانائی کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے ☆ ترقی و عروج کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔ اَلْغَرَض! قرآنِ پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اسے پڑھنے سمجھنے کو اپنا معمول بنائیں۔

اللہ پاک نے قرآن کریم کی کئی آیاتِ مبارکہ میں اس کے نازل کرنے کے مقصد کو بیان فرمایا اور اس پر عمل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ جیسا کہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 155 میں ارشادِ ربِّ کریم ہے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

اُمّت پر قرآنِ مجید کا حق

اس آیتِ مقدسہ کے تحت "تفسیرِ صراطُ الجِنان" جلد 3 صفحہ 247 پر ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا کہ اُمت پر قرآنِ مجید کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس مبارک کتاب کی پیروی کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچیں۔

افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل (کرنے) کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جُزدان وغِلاف کی زِینت بنا کر اور دُکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اللہ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقدَّس کتاب کو سینے سے لگا کر حرزِ جاں بنائے رکھا اور اس کے دَستُور و قوانین (Rules) اور اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دل مسلمانوں کا نام سُن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے قرآنِ عظیم کے احکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دنیا بھر میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ (صراط الجنان، ۳/ ۲۴۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک کی اَہمیّت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایئے کہ یہ مقدس کتاب ہمیں ہر اس چیز کی طرف بلاتی ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند ہے، اور یہ ہمیں ہر اس چیز سے بچنے کی تلقین کرتی ہے جو ہمارے لیے نقصان دہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اسے رحمت، نصیحت، شفا اور ہدایت بھی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 11 سورۂ یونس آیت نمبر 57 میں اِرشادِ الٰہی ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ﳔ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: اس آیت میں قرآنِ کریم کے تین عظیم فائدے بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا فائدہ مَوْعِظَةٌ:

"مَّوْعِظَةٌ" کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو پسندیدہ چیز کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "مَّوْعِظَةٌ" کا معنی ہے وعظ و نصیحت یعنی مُکَلَّف کے سامنے نیک اعمال جو اس کیلئے فائدہ مند ہیں اور برے اعمال جو اس کے لئے نقصان دِہ ہیں انہیں بیان کر کے اسے نصیحت کرنا۔ اسی طرح اچھے عمل کرنے کی ترغیب دینا اور برے اعمال کے انجام سے ڈرانا بھی اس میں داخل ہے۔ اور قرآنِ کریم سے یہ فائدہ انتہائی احسن طریقے سے حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا فائدہ شِفَاءٌ:

شِفَاءٌ سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی (یعنی دل کے) اَمراض (Diseases) کو دور کرتا ہے۔ دل کے امراض سے برے اَخلاق، غلط عقائد اور ہلاکت میں مبتلا کرنے والی جہالتیں مراد ہیں، قرآنِ پاک ان تمام اَمراض کو دور کرتا ہے۔

تیسرا فائدہ ہدایت:

قرآنِ کریم کی صفت میں **ہدایت** بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور قرآنِ پاک کو ایمان والوں کے لئے **رحمت** اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (صراط الجنان، ۴/۳۳۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیت کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ قرآنِ

پاک پسندیدہ چیزوں کی طرف بلاتا ہے۔ قرآن پاک دنیا وآخرت کے خطرات سے بچاتا ہے۔ قرآنِ پاک نیک اعمال کو کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ قرآنِ پاک برے اعمال سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآنِ پاک اچھے عمل کے فوائد بتاتا ہے۔ قرآنِ پاک برے اعمال کے انجام سے ڈراتا ہے۔ قرآنِ پاک برے اخلاق سے دور کرتا ہے۔ قرآنِ پاک غلط عقائد سے محفوظ کرتا ہے۔ قرآنِ پاک جہالتوں سے پاک کرتا ہے۔ قرآنِ پاک دل کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اَلْغَرَض! قرآنِ پاک گمراہی سے بچاتا ہے اور قرآنِ پاک راہِ حق دکھاتا ہے۔ **اللہ** کرے ہم تلاوتِ قرآن کرنے والی اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والی بن جائیں۔

احادیثِ کریمہ اور قرآنِ پاک

آیئے! اب احادیثِ طیبہ کی روشنی میں قرآنِ کریم کی اہمیت و عظمت اور فضائل سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: **اَصْدَقُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللہ** یعنی سب سے سچّی بات کتابُ اللہ ہے۔ (شعب الایمان ۴/۲۰۰، حدیث ۴۷۸۶ ملتقطاً)

(2) ارشاد فرمایا: **خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللہ** یعنی بہترین بات کِتَابُ اللہ ہے۔ (مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاۃ والخطبة ص ۳۳۵، حدیث ۲۰۰۷ ملتقطا)

(3) ارشاد فرمایا: اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر رہا جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوا۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل علی ---الخ، ص ۱۰۰۸، حدیث ۶۲۲۸)

(4) ارشاد فرمایا: میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں، جن میں سے پہلی تو اللہ کی کتاب ہے جس

میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب لو اسے مضبوط پکڑو، (دوسری چیز) میرے اہل بیت۔ میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔ میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل علی۔۔۔الخ، ص ۱۰۰۸، حدیث ۶۲۲۵)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک میں قرآنِ پاک سے متعلق حکیم الامت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں یوں ہے: ☆قرآنِ پاک میں عقائد و اعمال کی رہنمائی ہے۔ ☆قرآنِ پاک دنیا میں دل کا نور ہے۔ ☆قرآنِ پاک قیامت میں پل صراط کا نور ہے۔ ☆قرآنِ پاک کو ایسی مضبوطی سے تھامو کہ زندگی اس کے سایہ میں گزرے موت اس کے سایہ میں آئے۔ ☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی کتاب تو واضح رہے کہ اللہ کی کتاب میں سنت رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی داخل ہے۔ کیونکہ وہی کتابُ اللہ کی شرح ہے اور کتابُ اللہ پر عمل کرانے والی ہے۔ ☆سنت کے بغیر کتابُ اللہ پر عمل ناممکن ہے۔ ☆اہل بیت سے مراد حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد، ازواج اور مولیٰ علی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وغیرہ ہیں۔ ☆ان کی نافرمانی اور بے ادبی ہرگز نہ کرنا ورنہ دین کھو بیٹھو گے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۴۵۷۔۴۵۸ ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور قرآنِ پاک سے تعلق مضبوط رہے تو دنیا بھی بہتر ہو جائے گی اور آخرت میں بھی کامیابیاں نصیب ہو جائیں گی۔ اس لیے ہمیں خود اہلِ بیتِ کرام سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور قرآنِ پاک سے بھی تعلق مضبوط (firm) رکھنا چاہیے۔ اسی طرح اپنی اولاد میں بھی محبتِ قرآن پیدا کرنی چاہیے اور انہیں بھی محبتِ اہلِ بیت سکھانی چاہیے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (1) اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت (2) اہلِ بیت کی محبت (3) تلاوتِ قرآن۔

(الجامع الصغیر لسیوطی، باب الھمزہ، الحدیث ۱۱ ۳، ص ۲۵)

یقیناً جو اسلامی بہن قرآنِ کریم سے لو لگا لیتی ہے اللہ پاک اُس پر رَحمتوں کی بارش برسا دیتا ہے، اس کی تلاوت کرنے والی کو دنیا و آخرت میں خوب برکتیں ملیں گی، اس کی تلاوت سننے والی کو بھی خوب خوب اجر و ثواب ملتا ہے، جبکہ جو قرآنِ پاک سے منہ موڑے، اس سے دور بھاگے، اس کے احکامات کی پرواہ نہ کرے، اس سے دل نہ لگائے، اپنے دل کو اس کے نور سے روشن نہ کرے تو ایسی بدنصیب کے لئے محرومی ہی محرومی ہے، اللہ کے پیارے نبی، امت کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کے سینے میں کچھ قُرآن نہیں وہ وِیران مَکان کی طرح ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب (ت:۱۸) حدیث:۴، ۲۹۲۲/۴۱۹) لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم کلامِ الٰہی سے خوب محبت کرنے والیاں بن جائیں، اس کی تلاوت کرنے والیاں بن جائیں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والیاں بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عِبادَت
رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کے احکام اور ہماری حالت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قرآنِ پاک کی اہمیت سے متعلق سن رہی تھیں۔ یقیناً کوئی بھی مسلمان قرآنِ کریم سے بے پروا نہیں ہو سکتا۔ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے قدم قدم پر قرآنی تعلیمات کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر افسوس! آج مسلمان اس مقدس کتاب سے منہ

موڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ کچھ خوش نصیب ماہِ رمضان میں اس کی زیارت اور تلاوت کی برکتیں پا لیتی ہیں مگر کچھ تو اس مقدس مہینے میں بھی اللہ پاک کی اس عظیم نعمت سے خود کو محروم (Deprived) رکھتی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہی بنتی ہے کہ ایک تعداد کو قرآنِ پاک ٹھیک طرح سے پڑھنا بھی نہیں آتا اور وہ اسے سیکھنے کے لیے توجہ بھی نہیں کرتی۔

ذرا سوچئے! اسی طرح شروع میں موبائل چلانا بھی نہیں آتا تھا لیکن پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور پوچھنے میں کوئی شرم بھی نہیں آئی۔

اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتی، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آگئی لیکن افسوس! اگر نہیں سیکھا تو قرآن درست پڑھنا نہیں سیکھا، ☆ اگر نہیں سیکھا تو دِین کا علم نہیں سیکھا، ☆ اگر نہیں سیکھا تو نماز کو درست انداز میں پڑھنا نہیں سیکھا، ☆ اگر نہیں سیکھا تو شریعت کے مسائل کو نہیں سیکھا، ☆ اگر نہیں سیکھا تو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کرنا نہیں سیکھا، ☆ اگر نہیں سیکھا تو اللہ پاک کو راضی کرنا نہیں سیکھا، ☆ اگر نہیں سیکھا تو والدین کا ادب واحترام کرنا نہیں سیکھا، ☆ اگر نہیں سیکھا تو بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنا نہیں سیکھا۔ ☆ اگر نہیں سیکھا تو فرض علم نہیں سیکھا۔ حالانکہ ان باتوں کا سیکھنا ایک مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ ہمارے اسلاف قرآنِ پاک کی تلاوت کس طرح سے کرتے تھے آیئے! ترغیب کے لئے بزرگانِ دِین کے قرآنِ کریم سے محبت کے چند ایمان افروز واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

بُزرگانِ دِین کے واقعات

(1) منقول ہے کہ جب رَمَضانُ المبارک کا مہینہ شُروع ہوتا تو سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

دیگر تمام نفلی عبادات ترک کر کے تلاوتِ قرآن میں مَشغُول ہو جاتے۔(دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۱)

(2)حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ کثیر مصروفیات کے باوجُود آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تلاوتِ قرآن کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا، آپ رَمَضان المبارک میں روزانہ دن میں ایک مرتبہ قرآن پاک کا ختم فرماتے، اور تراویح کے بعد نوافل میں ہر تین رات میں ایک مرتبہ ختم قرآن فرماتے۔(ارشاد الساری، ۱/۶۴)

(3) حضرت امام کتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ اللہ پاک کے ایسے ولی تھے کہ آپ نے طواف کے دوران بارہ ہزار مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم فرمایا۔(سیر اعلام النبلا، ۱۴/۵۳۵)

(4) حضرت ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے چالیس سال ایسے گزارے کہ ہر رات اور دن میں ایک مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلا، ۸/۵۰۳)

(5)حضرتِ سَیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔(حلیۃ الاولیاء، ۲/۳۶۴-۳۶۶ ملتقطاً و ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعات سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک

بندے کس قدر شوق و محبت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے، ہمیں بھی کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنی چاہیے۔ ایک تعداد تلاوتِ قرآن سے اس لیے محروم رہتی ہے کہ انہیں تلاوت کرنا آتا نہیں ہے۔ بچپن میں کبھی سیکھا تھا تو بھول گئیں، یا سیکھا تو ٹھیک طرح سے تلفظ کے ساتھ تلاوت کرنا نہیں آتا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے حل کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور دعوتِ اسلامی کے تحت اپنے قریب کے مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ لے لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ بھی درست انداز میں تلاوت کرنا سیکھ جائیں گی۔ مدرسۃ المدینہ بالغات کے ذریعے بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کو فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قرآن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ آپ بھی اس میں شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قرآنِ پاک سے متعلق بیان سن رہی ہیں۔ افسوس! صد افسوس! آج ایک تعداد ہے جو فضول ناول پڑھنے میں وقت برباد کرتی ہے، آج ایک تعداد ہے جسے جھوٹی کہانیوں اور قصوں کی کتابیں پڑھ کر بڑا مزہ آتا ہے۔ آج تعداد ہے جو پورا اخبار ایک نشست میں ختم کر دیتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے جو ریموٹ ہاتھ میں پکڑے گھنٹوں ٹی وی دیکھتے گزار دیتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے جو شاپنگ کے نام پر بازاروں میں گھنٹوں ضائع کر دیتی ہے، افسوس کہ انہی میں سے ایک تعداد ہے جسے مہینوں تک قرآن پاک کا ایک ورق (Page) پڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔ افسوس! آج ہمارے بچوں کو کھلاڑیوں کے نام یاد ہوتے ہیں لیکن قرآن پاک کی چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی یاد نہیں

ہوتیں، آج ہمارے بچوں کو فنکاروں (Actors) اور دنیاداروں کی معلومات ہوتی ہے لیکن افسوس! انہیں انبیائے کرام کے نام یاد نہیں ہوتے، آج بچے انگریزی زبان میں نظمیں تو یاد کرلیتے ہیں لیکن دین کی بنیادی باتوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یقیناً یہ بہت بڑی محرومی کی بات ہے، یاد رکھئے! آج اگر ہم خود بھی قرآنِ پاک پڑھیں گی اور اپنے بچوں کو بھی اس کی طرف مائل کریں گی تو یہ دنیا میں بھی ہمارے لیے بہتری کا باعث بنے گا اور آخرت میں بھی اس کے فائدے ظاہر ہوں گے۔ آیئے! تلاوتِ قرآن پاک کے فوائد سے متعلق بُزرگانِ دِین کے چند ایمان افروز اقوال سنتی ہیں:

(1) حضرت سیِّدُنا عَمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے نمازِ فجر پڑھ کر قرآنِ پاک کھولا اور اس کی 100 آیات کی تلاوت کی تو اللہ کریم اس کے لئے تمام دنیا والوں کے عمل کے برابر ثواب بلند فرمائے گا۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۲)

(2) حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو شخص نماز میں کھڑا ہو کر تلاوتِ قرآن کرے اسے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں جبکہ نماز میں بیٹھ کر تلاوت کرنے والے کو 50 نیکیاں ملیں گی۔ جو شخص نماز کے علاوہ باوضو قرآن پڑھے اسے ہر حرف کے عوض 25 نیکیاں جبکہ (چھوئے بغیر) بے وضو پڑھنے والے کو 10 نیکیاں ملیں گی۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۲)

(3) حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: زبان، کان اور دل کو سیدھا رکھتی ہے لہٰذا تلاوت اس طرح کرو کہ تمہارے کان اسے سنیں اور دل سمجھے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۱)

(4) حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: "دل برتنوں کی طرح ہیں۔ لہٰذا انہیں قرآنِ پاک کے علاوہ کسی اور چیز سے نہ بھرو۔" (اللہ والوں کی باتیں، ص ۲۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور تلاوت کرنے کے چند مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں　　نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

تلاوت کے مدنی پھول!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! تلاوت کی سنّتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع (شفاعت کرنے والا) ہو کر آئے گا۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ص ۳۱۴، حدیث: ۱۸۷۴) (2) فرمایا: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ارمان تلاوتہ، دون اللفظ "تلاوۃ" ۲/۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲) ☆ قرآنِ پاک کو اچھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنت ہے۔ (احیاء العلوم، ۱/۸۴۳) ☆ مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔ (بہار شریعت، جلد ۱، حصہ ۳، ص ۵۵۰) ☆ تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مستحب ہے اور سورت کی ابتداء میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سنت ہے ورنہ مستحب ہے۔ (صراط الجنان، ۱/۲۱) ☆ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔ (صراط الجنان، ۱/۲۱) ☆ قرآن پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

زبانی پڑھنے پر ایک ہزار۔(کنزالعمال،کتاب الاذکار،قسم الاقوال،الباب فی تلاوۃالقرآن الخ رقم ۲۳۰۱، ج ۱، ص ۲۶۰ ملخصاً) ☆ قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔(صراط الجنان،۵/۵۲۶) ☆ جب بلند آواز سے قرآن مجید پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے،جب کہ وہ مجمع قرآنِ مجید سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ باقی لوگ اپنے کام میں مصروف ہوں۔(صراط الجنان،۱/۲۲) ☆ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔(صراط الجنان،۱/۲۲) ☆ تین دن سے کم میں قرآنِ کریم نہ ختم کرے بلکہ کم از کم تین دن یا سات دن یا چالیس دن میں قرآن کریم ختم کرے تاکہ معانی و مطالب کو سمجھ کر تلاوت کرے۔(عجائب القرآن ،ص۲۳۸) ☆ ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔(عجائب القرآن،ص۲۳۸) ☆ تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رمضان شریف کے آخری دس ایام اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔(عجائب القرآن،ص۲۳۹) ☆ رات میں تلاوت کا بہترین وقت مغرب اور عشاء کے درمیان ہے اور اس کے بعد نصف شب کے بعد اور دن میں سب سے عمدہ صبح کا وقت ہے۔(عجائب القرآن،ص۲۳۹) ☆ غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے۔(جنتی زیور،ص۳۰۰) ☆ رات کے وقت تلاوت کی کثرت کرے کیونکہ اس وقت ذہن پُرسکون اور دل مطمئن ہوتا ہے۔(عجائب القرآن،ص۲۳۹)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب،**بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلانات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی اس وقت دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں، تقریباً 107 شعبوں کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ ان ہی شعبوں میں امت کی شرعی رہنمائی کے لئے **دارُ الافتاء اہلسنت**، عالم و مفتی بنانے کے لئے جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، قرآنِ پاک کی تعلیم عام کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات، جزوقتی، رہائشی، آن لائن، بالغان) قیدیوں کے لئے مجلسِ اصلاح برائے قیدیان، گونگے بہرے اور نابیناؤں کے لئے مجلسِ "**خصوصی اسلامی بھائی**"، امت کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی خاطر مستند کتب و رسائل لکھنے کے لئے مدنی علماء پر مشتمل "**مجلس المدینۃ العلمیہ**"، معیاری تقاضوں کے مطابق چھاپنے کے لئے "**مکتبۃ المدینہ**" اور پھر دُنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمے (translation) کے لئے "**مجلس ترجم**"، الیکٹرونک میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلنے والی فحاشی و عریانی کے سیلاب کے آگے مضبوط بند باندھنے نیز دشمنانِ اسلام کے مذموم مقاصد کا مؤثر جواب دینے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو رُوشناس کروانے کے لئے "**مدنی چینل**" دعوت اسلامی کی **ویب سائٹ** (www.dawateislami.net) "**مجلس آئی ٹی** (I.T)" مصروفِ عمل ہے۔ مبلغین و مدنی قافلوں وغیرہ کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں کو قرآن وسنّت کا پیغام پہنچانے کے لئے "**مجلس بیرونِ ملک**" وغیرہ وغیرہ شعبے دعوت اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے تحت شب وروز مصروفِ عمل ہیں۔ جس طرح جسم کے تمام ہی اعضاء افادیت اور اہمیت میں اپنی مثال آپ ہیں، بالکل ایسے ہی دعوتِ اسلامی کے ان شعبہ جات میں سے ہر ایک شعبہ اپنا ثانی نہیں رکھتا، الغرض جس تحریک کا بیج 1981ء میں دعوت اسلامی کے نام سے بویا گیا، آج وہ کم و بیش 107 مضبوط ڈالیوں والا سایہ فگن، تناور پھلدار درخت کا رُوپ دھار چکا ہے جس کی شاخیں 200 سے زائد ممالک تک پھیل چکی ہیں یقیناً ان مدنی کاموں کے لئے ایک خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رجب المرجب شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں مدنی عطیات اِکٹھا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے لہٰذا آج ہی سے بھرپور کوشش کرکے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" کے مدنی کاموں کے لئے اپنی زکوٰۃ، فطرہ، مدنی عطیات، صدقات و خیرات وغیرہ دینے کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بہنوں سے بھی اِکٹھا کرنے کی ترکیب بنائیں تاکہ ہمارے مدنی کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ چندہ موجودہ دور کی اَشد ترین

ضرورت ہے چنانچہ پیارے آقا، دو عالم کے داتا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے، **"آخر زمانہ میں دین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے چلے گا۔"** (المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۲۷۹، حدیث ۶۶۰)

بعض اسلامی بہنیں مدنی عطیات اِکٹھا کرنے میں جھجک محسوس کرتی ہیں حالانکہ دین کی سر بُلندی کے لیے چندہ اکٹھا کرنا پیارے آقا و مولا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت سے ثابت ہے۔ غزوۂ تبوک، مسجدِ نبوی شریف کی تعمیر، بیرِ رُومہ کی خریداری وغیرہ کے مواقع پر مالکِ خُلد و کوثر، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے راہِ خُدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دِلائی ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی ہمت فرمایئے، جھجک اُڑایئے اور سُنّتوں کے احیاء کے لیے خوب خوب مدنی عطیات اکٹھا کیجئے۔

ترغیباً ایک حدیثِ مُبارک مُلاحظہ فرمائیں: حضرت رافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے محبوب، دَنائے غیوب، مُنزہ عن العیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے سُنا:

اللہ پاک کی رِضا کے لئے حق کے مطابق صَدَقہ وصول کرنے والا اپنے گھر لوٹنے تک اللہ پاک کی راہ میں لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔"

(ابو داؤد، کتاب الخراج والامارۃ والفیء، باب فی السعایہ علی الصدقۃ، ۱۸۴/۳، حدیث: ۲۹۳۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیئے کہ مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے اپنے رشتے داروں اور پڑوسیوں پر انفرادی کوشش شروع کر دیں۔ جو خوش نصیب اسلامی بہنیں اس بار عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کرنے والی ہوں ان کی روانگی سے قبل ہی ان پر مدنی عطیات کے سلسلے میں انفرادی کوشش کیجئے۔ لیکن اجنبی اسلامی بہنوں اور غیر محرم پر ہرگز انفرادی کوشش نہ کی جائے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں آپ غسلِ میت اور اجتماعِ ذکر و نعت کے لئے جاچکی ہیں اُن سے بھی رابطہ کر کے ان پر انفرادی کوشش کیجئے۔ کہ صرف بولنے سے بھی ہم دعوتِ اسلامی کو کثیر فائدہ

پہنچا سکتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! توجّہِ مُرشدی سے ہمیں اس عظیم مدنی کام کی سعادت مِل رہی ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کے مکرو فریب میں آکر اگر کوئی نادانی کر بیٹھیں اور کوئی معمولی سی بے احتیاطی ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے دُور نہ کر ڈالے اس لئے ایمانداری کو اپنا شعار بنالیں کہ حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: **"کسی شخص کی نماز اور روزے سے دھوکے میں نہ آنا جو چاہے نماز پڑھے اور جو چاہے روزے رکھے لیکن جو امانت دار نہیں وہ دین دار نہیں ہے۔"** (شعب الایمان)

یاد رہے! کہ عفوو درگزر اپنی ذات کے حق تلَف ہونے پر ہوتا ہے مگر ایسی غلطی جس میں دعوتِ اسلامی کے مدَنی کاموں کا یا مدَنی عطیات وغیرہ کا نقصان ہو جیسے عطیات میں کمی کرلی تو اب یہاں کس سے معافی مانگی جائے گی کیونکہ عطیات کسی نگران کی مِلک تو نہیں ہوتے تو یہ نگران کیونکر معاف کرسکتا ہے؟ اور اگر خُدانخواستہ کبھی نقصان ہوا تو توبہ بھی کرنی ہوگی اور جو کمی ہوئی وہ رقم اپنے پلّے سے ادا بھی کرنی پڑے گی۔

حضرت عدی بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"ہم تم میں جسے کسی کام پر عامل بنائیں پھر وہ ہم سے سُوئی یا اس سے بھی کمتر چیز چھپالے تو یہ خیانت ہے، جسے قیامت کے دن لائے گا۔"

اس حدیث کی شرح میں حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی خیانت چھوٹی ہو یا بڑی قیامت میں سزا اور رُسوائی کا باعث ہے خُصوصاً جو خیانت زکوٰۃ وغیرہ میں کی جائے کیونکہ یہ عبادت میں خیانت ہے اور اس میں اللہ کا حق مارنا ہے اور فقیروں کو اُن کے حق سے محروم کرنا، ربِّ کریم فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (پ۴، آل عمران: ۱۶۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا۔

(مرآۃالمناجیح،۳/۱۵)

لہٰذا آیئے! مِل کر اچھّی اچھّی نیّتیں کرلیتی ہیں کہ ہمیں جس طرح کے بھی مدنی عطیات، زکوٰۃ، فطرہ اور صدقہ وغیرہ جو کچھ ملے گا وہ امانت داری کے ساتھ اپنی ذمہ دار اسلامی بہن تک پہنچائیں گی اور کسی بھی طرح کے حیلے سے کام نہیں لیں گی اس کے لیے بہتر ہے کہ تمام اسلامی بہنیں شیخِ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "چندے کے بارے میں سُوال جواب،" اور "چندے کی شرعی احتیاطیں" ضرور پڑھ لیں۔ اس کے علاوہ مدنی مذاکرہ 72، 71 اور 73 بھی ضرور سنیئے۔"

مدَنی عطیات لینے کے حوالے سے یہ مدَنی پھول توجّہ سے سماعت فرمایئے کہ کیش کی صورت میں وصول کئے جانے والے مدَنی عطیات ہاتھوں ہاتھ چیک فرمالیجئے ایسے نوٹ کہ جو بند ہو چکے ہوں یا ایسی کنڈیشن والے نوٹ یعنی (کلیم نوٹ) جو بینک بھی وصول نہ کرتا ہو کو عطیات میں وصول کرنے میں احتیاط فرمائیں۔

دعائے عطار ہے کہ: **"جو مدنی عطیات کے لئے زیادہ سے زیادہ بھاگ دوڑ کرے یا اللہ پاک! اُسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ مدینہ نہ دیکھ لے۔"**

اللہ پاک! ہمیں اخلاص کے ساتھ عین شرعی احکامات کے مطابق مدنی عطیات جمع کرنے اور بروقت اپنی ذمہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿2﴾ مرآۃ المناجیح جلد 3 صفحہ نمبر 44 پر ہے کہ: بندۂ مومن کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان مُعلّق رہتا ہے جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے۔ حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ "ہم صدقۂ فطر ایک صاع غَلّہ، ایک صاع جَو، یا ایک صاع پَنیر، یا ایک صاع کِشمش نکالتے تھے۔"

صدقۂ فطر کی مختلف مقداریں سماعت فرمالیجئے: 3840 گرام کشمش یا جَو شریف یا کھجور یا اس کی رقم یا 1920 گرام (2 کلو میں 80 گرام کم) گندم یا اس کی رقم (ان چاروں میں سے کسی بھی ایک مقدار کے مطابق صدقۂ فطر ادا کیا جاسکتا ہے)

یاد رہے! ہر ملک بلکہ ہر شہر میں ان اشیاء کی قیمت میں فرق ہوتا ہے، اور وقتاً فوقتاً ان قیمتوں میں تبدیلیاں بھی ہوتی

ہیں۔ لہٰذا! اپنے اپنے شہر میں موجودہ قیمتوں کے مطابق حساب لگانا ہو گا۔ ایک شہر میں رہنے والیاں دوسرے شہر کی قیمتوں کے مطابق حساب نہ لگائیں۔ جن خوش نصیبوں کو اللہ پاک نے زیادہ مال و دولت سے نوازا ہے اُنہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مَعیارِ زندگی کے مطابق فطرہ ادا کریں اور بارگاہِ الٰہی سے زیادہ ثواب پائیں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے سبب دنیا کا نظام درست رہتا ہے اور ترک کی وجہ سے فساد برپا ہو جاتا ہے۔لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک نیکی پر کاربند رہیں گے اور اس کی دعوت دیتے رہیں گے اور برائی سے رکے رہیں گے اور اس سے منع کرتے رہیں گے۔ (نیکی کی دعوت کے فضائل ص16) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہر ۔۔۔ کو ۔۔۔ مقام سے ۔۔۔ بجے اسلامی بہنیں مدنی دورے کے لیے روانہ ہوتی ہیں۔ آپ بھی نیت فرمالیں کہ مدنی دورہ میں ضرور شرکت کریں گی ۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

تمام اسلامی بہنیں نیت فرمالیں کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیا کریں گی کہ اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں گی تو اچھی اچھی باتیں سیکھتی رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں ملک و بیرونِ ملک سرگرمِ عمل ہے حالانکہ حالات ایسے ہیں کہ آج گناہوں کے پھیلانے پر بہت زیادہ سرمایہ خرچ کیا جارہا ہے، آیئے ہم گناہوں کو روکنے اور دین کے پھیلانے کے لیے اپنا سرمایہ خرچ کرنے کا عزم کریں۔

تمام اسلامی بہنیں یہ پمفلٹ "ماہِ رمضان میں گناہ کرنے والے کی قبر کا بھیانک منظر" مکتبۃ المدینہ

سے زیادہ تعداد میں ورنہ کم از کم 12 یا حسبِ توفیق خرید فرما کر اسے تقسیم فرمائیں اور اپنے گھر میں نمایاں جگہ پر آویزاں فرمائیں۔ اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ رمضان المبارک میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بعد نمازِ عصر و بعد نماز تراویح مدنی مذاکرے کے لیے وقت عطا فرماتے ہیں جو کہ مدنی چینل پر براہِ راست پیش کیا جاتا ہے تمام اسلامی بہنوں سے مدنی التجاء ہے کہ لازمی ان دونوں مدنی مذاکروں کو دیکھنے کی ترکیب فرمائیں بلکہ گھر کی دیگر اسلامی بہنوں کو بھی اہتمام کے ساتھ ان مدنی مذاکروں کو دکھانے کی ترکیب بنائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ علم و حکمت کے بے شمار موتی ملیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد